روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۳/ ۷۸ نمبر ۲۵۰ اتوار ۲۱ - جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ' ۷ - نبوت ۷۲ ۱۳ ہش ' ۷ - نومبر ۱۹۹۳ء

متقی بننے کی فکر کرو

ہر قسم کے حسد ' کینہ بغض غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں سے اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(اور متقیوں کا انجام تیرے رب کے حضور بہت اچھا ہے)

اس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کی جماعت ان سیاہ فام مظلوموں تک پہنچے جو ظالموں کے ظلم کا نشانہ بنے

ہم نے ظلم کا بدلہ عفو اور اصلاح سے لینا ہے کہ یہ خدا والی قومیں بن جائیں

نارتھ کیپ پر تاریخی خطبہ اور پانچوں وقت عبادات کے التزام کی سعادت کا تذکرہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۲۵ - احسان ۷۲ ۱۳ ہش (۲۵ - جون ۱۹۹۳ء)

بمقام نارتھ کیپ North Cape - شمالی پول - قطب شمالی - کا مکمل متن

(اس خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

نارتھ کیپ میں تاریخی خطبہ آج کا جمعہ ہم ناروے کے انتہائی شمالی مقام جسے یہاں نور کھپ (Nord Kapp) کہا جاتا ہے اور انگریزی میں North Cape کے نام سے مشہور ہے وہاں ادا کر رہے ہیں۔ یہ مقام اوسلو سے پچیس سو (۲۵۰۰) کلو میٹر دور یعنی پندرہ سو پچاس (۱۵۵۰) میل دور شمال کی طرف واقع ہے اور نارتھ پول سے اکیس سو دس (۲۱۱۰) کلو میٹر یعنی تیرہ سو آٹھ (۱۳۰۸) میل جنوب میں واقع ہے اور یہ تمام علاقہ جو North Cape سے ارد گرد کا علاقہ ہے اس میں اس وقت تین مہینے کا دن چڑھا ہوا ہے اور اس علاقے میں تین (۳) مہینے تک سورج غروب نہیں ہوتا۔ اسی طرح سردیوں میں اس علاقے میں تین (۳) مہینے کی رات آجاتی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جو یورپ کا انتہائی شمالی خشکی کا مقام ہے اور گرین لینڈ (Greenland) جزیرے میں بھی جو آباد حصہ ہے اس سے بھی زیادہ شمال کی طرف واقع ہے۔

یہ جمعہ ہمارے لئے ایک غیر معمولی تاریخی حیثیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ یہاں جمعہ ادا کرتے ہوئے (-) کی ایک (خدائی خبر) یاد آتی ہے جس کا ظہور تو ایک لمبے عرصہ سے ہو چکا ہے لیکن بعض پہلوؤں سے وہ ابھی تشنہ تکمیل تھی اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس قافلے کو یہ عظیم تاریخی سعادت نصیب ہو رہی ہے کہ اس پہلو سے بھی (-) کی عظیم الشان (خدائی خبر) کو پورا کرنے والے بنیں۔

ایک موقعہ پر دجال کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے دنوں کا بھی ذکر فرمایا جو سال کے برابر لمبے ہو سکتے ہیں اور وہ دجال کے زمانے میں آنے تھے۔ اسی طرح ان دنوں کے ذکر میں فرمایا کہ بعض دن نسبتاً چھوٹے مہینوں تک ہوں گے بعض ہفتوں تک ہوں گے اور بعض سال کے برابر بھی ہوں گے اور ان انتہائی دنوں کے درمیان عام روزمرہ کے دن بھی ہوں گے یعنی دجال کے زمانہ میں یہ باتیں بیک وقت نمودار ہونگی جس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ کہیں سال کا دن بھی ہوگا۔ کہیں چھ چھ مہینے کا دن بھی ہوگا کہیں تین مہینے کا ' کہیں ہفتے کا اور باقی دن برابر ہوں گے یعنی عام روزمرہ کے دن ہوں گے۔

یہ پیشگوئی بہت ہی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ کیونکہ تمام مذہبی کتب کا مطالعہ کرکے دیکھیں کہیں اشارۃً یا کنایۃً بھی ایسا کوئی ذکر نہیں ملتا کہ دن چوبیس گھنٹے سے لمبے بھی ہو سکتے ہیں اور چودہ سو سال پہلے تو یہ تصور بالکل عنقا تھا۔ اس کا وہم و گمان بھی کسی انسان کے ذہن میں نہیں آسکتا تھا اور پھر یہ عجیب بات کہ بیک وقت کچھ دن لمبے اور کچھ دن چھوٹے ہوں گے یہ ایک حیرت انگیز معمہ تھا جو اس زمانے کے انسان سمجھ نہیں سکتے تھے ' نہ کسی کا تصور اس بات تک پہنچ سکتا تھا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خبر دیتا اور ایسا ہی ہوا۔ ایک لمبے عرصہ تک یہ پیشگوئی مسلمان مفکرین اور علماء کے لئے مبہم بنی رہی وہ سوچتے تو ہوں گے کہ اس کا کیا مطلب ہے لیکن سمجھ نہیں سکتے تھے کیونکہ یہ باتیں ابھی ظہور میں نہیں آئی تھیں۔ پھر اس آخری زمانہ میں جب دجال کا یعنی مغربی عیسائی قوموں کا عروج ہوا ہے اور عیسائیت نے دنیا پر غلبہ پایا ہے تو اس دور میں یہ باتیں دریافت ہوئیں اور یہ شمالی پول اور جنوبی پول کے قصے ہمارے سامنے آئے۔ یہاں ایک سوال کا حل کرنا ضروری ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جہاں ایک سال کا دن فرمایا ہے اگر دن کی روشنی کے دن کو شمار کیا جائے تو ایسی کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ اگر دن کو چوبیس گھنٹے کا دن تصور کیا جائے تو پھر یقیناً شمالی قطب میں بھی اور جنوبی قطب میں بھی ایک سال کا دن ضرور آتا ہے اور جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

ثابت ہے کہ ایک دن میں پانچ نمازوں کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے قطعی طور پر پتہ چل جاتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جب دن کی بات فرما رہے تھے تو جیسا کہ روزمرہ کا محاورہ ہے دن میں رات کو بھی شامل فرما لیا اور ایک دن سے مراد چوبیس گھنٹے کا دن ہے نہ کہ ۱۲ گھنٹے کا دن۔ جب یہ بات سمجھ آئے تو پھر یہ پیشگوئی بعینہٖ من و عن پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے کیونکہ قطب شمالی میں مسلسل ۶ مہینے کی رات اور مسلسل ۶ مہینے کا دن ہوتا ہے یعنی ۶ مہینے روشنی کے اور ۶ مہینے اندھیرے کے اور یہ دونوں مل کر ایک سال بن جاتا ہے۔ پس قطب شمالی اور قطب جنوبی کو دیکھیں تو یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ من و عن پوری ہوتی دکھائی دے رہی ہے کہ ایک سال کا دن قطب شمالی پر چڑھتا ہے اور ایک سال ہی کا دن قطب جنوبی پر چڑھتا ہے اور درمیان کے علاقے تقسیم ہوئے ہوئے ہیں۔ پس یہ جو تین مہینے کا دن کا علاقہ ہے اس کا اصل معنی یہ ہے کہ ۶ مہینے کا دن ہے کیونکہ تین مہینے کا روشنی کا عرصہ ہے اور تین مہینے کا اندھیرے کا عرصہ ہے اور دن میں چونکہ روشنی اور اندھیرے کے عرصے اکٹھے شمار ہوتے ہیں اس لئے ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ ہم ایسے علاقہ میں آگئے ہیں جہاں ۶ مہینے کا دن ہے اور ۶ مہینے کی رات۔ اس موقعہ پر جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ حیرت انگیز پیشگوئی فرما رہے تھے تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا اگر ایک سال کا دن ہوگا تو ہم ایک سال میں پانچ نمازیں پڑھیں گے۔ اس سے ہی پتہ چلتا ہے کہ دن سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مراد صرف روشنی کا دن نہیں بلکہ چوبیس گھنٹے کا دن تھا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ تم اندازہ لگایا کرو اور جس طرح عام علاقوں میں پانچ نمازیں پڑھتے ہو اسی طرح اس وقت کی نسبت کے ساتھ جو عام علاقوں میں مجرب وقت ہے، تمہارے تجربہ میں آتا ہے اس کے مطابق چوبیس گھنٹے کے اندر پانچ پانچ نمازیں پڑھا کرو۔ یہ لفظ چوبیس گھنٹے تو استعمال نہیں ہوئے لیکن حدیث کے الفاظ سے بات بالکل واضح ہے کہ نمازوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ وہ چوبیس گھنٹے کے دن کے مطابق پڑھی جائیں گی اور ہر چوبیس گھنٹے کے بعد پانچ پانچ نمازیں اندازے سے مقرر کرنی ہوں گی۔

خدائی خبر کا خاص پہلو

اب وہ (خدائی خبر) جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ اس کا ایک پہلو ایسا ہے جسے آج ہم خدا کے فضل کے ساتھ پورا کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان علاقوں میں (دین حق کے پیروکاروں نے پہلے عبادتیں کی) ہونگی۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس بارہ میں کوئی بھی شک ہوگا کیونکہ الاسکا کے شمال میں مَیں جانتا ہوں کہ بعض احمدی گئے ہیں اور پانچ وقت کی (عبادتیں) ایک دن کے اندازے سے انہوں نے وہاں پڑھی ہیں۔ ہمارے ایک دوست حمید اللہ شاہ صاحب کینیڈا کے شمال میں ایک خدمت سرانجام دے رہے ہیں وہ بھی پانچ وقت کے لحاظ سے (عبادتیں کرتے) ہیں اور روزے بھی رکھتے رہے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہ (خدائی خبر) آج پہلی دفعہ پوری ہو رہی ہے یہ درست نہیں ہوگا۔ جو پہلو میرے ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ جہاں تک میں نے نظر دوڑا کر دیکھا ہے مجھے اس بات کا کوئی امکان دکھائی نہیں دیتا کہ آج سے پہلے ایسے علاقوں میں جہاں چھ مہینے کا دن چڑھا ہو یا چوبیس گھنٹے سے زائد کا کہیں دن ہو وہاں باقاعدہ کبھی پانچ وقت کی (عبادتیں) ایک جگہ باجماعت ادا کی گئی ہوں اور پھر جمعہ اس طرح باجماعت ادا کیا گیا ہو کہ (-) ہر طبقے کی نمائندگی اس میں ہو گئی ہو۔ مثلاً انصار کی عمر کے لوگ بھی ہوں۔ خدام کی عمر کے لوگ بھی ہوں۔ بچے بھی ہوں۔ مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی ہوں۔ یہ واقعہ میرے اندازے کے مطابق پہلی دفعہ رونما ہو رہا ہے کہ (-) ان غیر معمولی وقت کے علاقوں میں باقاعدہ باجماعت پانچ (عبادتیں کرنے) کی توفیق ملی اور یہ سلسلہ کل سے شروع ہوا۔ کل ہم نے مغرب اور عشاء کی (-) یہاں ادا کیں اور اس کے بعد یہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہمارے اندازے کے مطابق صبح کا وقت ہوا اور پھر صبح کی (عبادت) ادا کرنے کے بعد یہاں سے اس کیمپ کی طرف روانہ ہوئے جہاں ہمارا قیام ہے اور پھر اب جمعہ کے لئے آگئے ہیں جہاں جمعہ کے ساتھ عصر کی (عبادت) بھی پڑھی جائے گی۔ پس اس پہلو سے اس طرح باجماعت پانچ (عبادات) یہاں ادا کی گئی ہیں کہ اس میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی اور بچے بھی سب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں شامل ہیں اور یہ جمعہ اس پہلو سے وہ تاریخی جمعہ ہے کہ جس میں پہلی بار ان غیر معمولی اوقات کے علاقوں میں (-) (خدائی خبر) کو پورا کرتے ہوئے ہم جمعہ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو چونکہ یہ غیر معمولی سعادت بخشی ہے اور جیسا کہ گذشتہ کچھ عرصہ سے میں جمعہ کے متعلق بتا رہا ہوں کہ اس کا جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے ساتھ جمعہ کا یہ ایک اور تعلق بھی قائم ہوا ہے کہ جب سے دنیا بنی ہے ان غیر معمولی اوقات کے علاقوں میں یہ پہلا جمعہ پڑھا جا رہا ہے جس میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل ہیں اور سب کا تعلق جماعت احمدیہ (-) سے ہے جو (-) (خدائی خبروں) کو پورا کرنے کے لئے چن لی گئی ہے اور یہ سعادت ہمیں نصیب ہوئی ہے۔ پس اس کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ اس پہلو سے کہ یہ ایک تاریخی حیثیت کا جمعہ ہے مَیں اس میں شمولیت کرنے والوں کے نام پڑھ کر سناتا ہوں تاکہ تاریخ میں وہ نام ریکارڈ ہو جائیں۔

تاریخی خطبہ میں شامل ہونے والے افراد

جہاں تک میرے ذاتی خاندان کا اور تعلق والوں کا ذکر ہے، میرے علاوہ اس جمعہ میں میری بیٹی فائزہ بھی شامل ہے جن کے میاں عزیزم لقمان احمد جو حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث کے صاحبزادہ ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اسی طرح میری تیسرے نمبر کی بیٹی عزیزہ یاسمین رحمان مونا بھی اس جمعہ میں شامل ہیں اور ان کے میاں کریم اسد احمد خان بھی اس جمعہ میں شریک ہیں۔ اسی طرح میری چوتھی بیٹی عطیتہ الحبیب طوبیٰ بھی ہمارے ساتھ جمعہ ادا کر رہی ہیں۔ عزیزم لقمان اور فائزہ کے تین بچے عثمان احمد اور نداء النصر اور عدنان احمد (جو وہاں سامنے لیٹا ہوا ہے۔ امید ہے (عبادت) کے وقت تک وہ اٹھ کر شامل ہو جائے گا) بھی اس میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ میری پانچویں بیٹی سعدیہ نعیم جو چوہدری شاہنواز صاحب کی نواسی ہے۔ جن کا ذکر میں نے جلسہ سالانہ قادیان میں ان کے نکاح کے موقعہ پر بھی کیا تھا' یہ بھی ساتھ شامل ہیں۔ یہ تو ہمارے گھر کے افراد ہوئے اور باقی بھی سب گھر ہی کے افراد ہیں کیونکہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ہمیں درحقیقت ایک ہی خاندان کی لڑیوں میں پرو دیا ہے اور ایسے اخوۃ بنا دیا ہے کہ اس کی کوئی دنیاوی مثال دکھائی نہیں دیتی اور حقیقت میں ساری جماعت احمدیہ عالمگیر اس وقت اخوت کی ایسی لڑیوں میں پروئی گئی ہے کہ خاندانی تعلقات میں بھی ایسی محبت، ایسے خلوص کی کوئی مثال دکھائی دیتی ہے۔ تو کم دکھائی دیتی ہے۔ ان میں میرا وہ قافلہ ہے جو میرے ساتھ سفر کیا کرتا ہے۔ اس میں کچھ دفتر کا عملہ ہے۔ کچھ تبشیر کا' کچھ سیکیورٹی کا سٹاف ہے۔ ان میں پہلے تو عزیزم نبیل خالد ارشد ہیں جو ہمیشہ سفروں میں میرے ساتھ میری گاڑی کی ڈرائیونگ کے فرائض سرانجام دینے کے لئے اپنا وقت وقف کرتے ہیں اور بہت ہی خلوص اور محبت کے ساتھ ایک لمبے عرصہ سے یہ فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ کبھی کبھی کسی اور کو بھی موقعہ ملتا ہے لیکن اکثر ان کی خواہش یہی ہے کہ ہمیشہ یہی میری کار کی ڈرائیونگ کے فرائض سرانجام دیں۔ یہ عبد الباقی ارشد صاحب کے صاحبزادہ ہیں جن کو انگلینڈ کی جماعت میں ارشد باقی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے دوسرے ہمارے ساتھ محمد اختر امینی صاحب ہیں جو رضاکارانہ طور پر اپنی کار لیکر اس قافلہ میں شامل ہوئے۔ ان کے والد صاحب کا نام رحمت علی امینی ہے جو پہلے گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے تھے اور اب بریڈ فورڈ میں آباد ہیں۔ پھر کلیم خاور صاحب ہیں جو ہمارے رشین ڈیسک کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے دوسری زبان میں مہارت حاصل کی لیکن اس سفر میں روسی زبان سے تو ہم استفادہ نہیں کر سکے لیکن ان کی کھانا پکانے کی صلاحیتوں سے ہم نے فائدہ اٹھایا ہے اور قافلہ کے بعض ممبروں کا خیال ہے کہ روسی زبان سے بہتر یہ کھانا پکانا جانتے ہیں۔ خدا کرے ان کی روسی بھی بہتر ہو جائے اور کھانے سے بھی آگے نکل جائے۔ پھر مبارک احمد صاحب ظفر ہیں جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وکالت مال لندن سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر ہمارے ھادی علی صاحب چوہدری ہیں جو ایڈیشنل وکیل التبشیر ہیں۔ پھر میجر محمود احمد صاحب ہیں جو چیف سیکیورٹی آفیسر ہیں اور ملک اشناق احمد صاحب ہیں جو ان کے ساتھ ان کے نائب کے طور پر سیکیورٹی آفیسر ہیں۔

اس قافلے کا ایک حصہ وہ ہے جو اوسلو سے اس قافلہ میں شامل ہونے کے لئے آیا اور ان کے سربراہ رشید احمد صاحب چوہدری ہیں۔ جو چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر (-) کے صاحبزادے ہیں۔ دوسرے مظفر احمد چوہدری ہیں جو ان کے صاحبزادے ہیں اور تیسرے مرزا محمد اشرف صاحب ہیں جو مکرم محمد فاضل صاحب آف کوئٹہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ تین حضرات دو کاریں لیکر ہمارے ساتھ شامل ہوئے اور اس سارے سفر کو کامیاب بنانے کا سب سے بڑا سہرا اگر انسانوں میں سے کسی کے سر پر رکھا جا سکتا ہے تو رشید احمد صاحب چوہدری کے سر پر ہے۔ انہوں نے لمبے عرصہ کی تیاری کے بعد یہ انتظام کیا ہے۔ دو تین سال محنت کی ہے۔ سارے رستوں کا معائنہ کیا۔ جگہوں کا جائزہ لیا۔ پھر یہ کہ کونسی جگہ بہتر ہوگی۔ کتنے فاصلہ پر ہمیں کیمپ کرنا چاہئے اور پھر یہ کہ کتنا کھانا ساتھ لیکر پھرنا ہوگا اور کن کن چیزوں کی، کن برتنوں کی ضرورت ہوگی۔ یہانتک کہ مچھلی پکڑنے کا سامان بھی ساتھ لیکر چلے ہیں۔ دو کاروں میں تین آدمی اس لئے آئے ہیں کہ دراصل تین کی گنجائش بھی مشکل سے تھی۔ وہ دونوں کاریں سامان سے لبالب بھری ہوئی تھیں اور ایک کار میں تو یہ اتنا سٹور پیک کر کے ساتھ لائے ہیں کہ ہمارے قافلے والے اس کو مزاح کے ساتھ دیپک کہتے ہیں۔ دیپک انگلستان میں ایک گروسری سٹور ہے جو بہت بڑا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ایک چھوٹا سا دیپک سٹور ہمارے ساتھ پھر رہا ہے۔ امید ہے اب تک اس کا کچھ وزن کم ہو گیا ہوگا لیکن جاتے جاتے (اللہ نے چاہا تو) جس طرح اب ہمارے قافلے کے بعض لوگ کھانے کا حق ادا کر رہے ہیں امید ہے کہ باقی وزن بھی جلد ہی ہلکا ہو جائے گا۔ رشید چوہدری صاحب کے صاحبزادہ مظفر نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ بہت ہی مستعد غیر معمولی ہمت والے نوجوان ہیں۔ مچھلیاں پکڑنے کے بھی ماہر ہیں۔ کل گئے تھے تو تھوڑے ہی عرصہ میں آٹھ دس مچھلیاں پکڑ لائے مگر یہ مچھلیاں پکڑنا تو ضمنی بات ہے دراصل سارا دن رات قافلے کے ساتھ محنت کرنا' ہر قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنا' ہر قسم کے مسائل کو حل کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کرنا' کسی چیز کی اچانک ضرورت پیش آئے تو رات کو بھی دکان کھلوا کر وہ چیز مہیا کر لینا یہ ان کا فن ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء دے اور ایک جزاء تو دے بھی چکا ہے کہ اس عظیم تاریخی جمعہ میں شمولیت کی سعادت مل رہی ہے جو انسان کی کوشش سے نہیں ہو سکتی۔ ایک شاعر نے کہا ہے کہ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

کہ یہ سعادت ایسی ہے جو زور بازو سے حاصل نہیں ہوا کرتی تاوقتیکہ خدا نہ بخشے جو بخشنے والا ہے یعنی عطا کرنے والا ہے۔ پس (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ خدا تعالیٰ نے ہم سب کو بغیر ہماری کسی نیکی کے یہ عظیم سعادت عطا فرمائی کہ (-) چودہ سو سال پہلے کی گئی (خدائی خبر) کے ایک اور پہلو کو جو دراصل اس (خدائی خبر) کا مرکزی نقطہ ہے اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اس دجال کے مقابل پر (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو کھڑا کیا گیا تھا اس کے غلاموں کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ غیر معمولی اوقات کے ان علاقوں میں پانچ باجماعت (عبادتیں) بھی پڑھیں اور جمعہ کا دن بھی اس میں شامل ہو جائے اور تاریخ عالم کا پہلا باقاعدہ جمعہ ان غیر معمولی علاقوں میں ادا کیا جائے۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ پھر سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے)

علاقے کی تاریخ اس علاقے کی تاریخ سے متعلق مختصراً میں بتا دیتا ہوں کہ یہ وہ علاقہ ہے جہاں پہلے لاپ (SAME) قوم جو رینڈ ئیر پالنے والی ہے یہ آباد تھی اور سب سے پہلے ۱۰۳۰ء میں یعنی آج سے ساڑھے نو سو سال سے بھی زائد عرصہ پہلے ہولی اولاف (HOLY Olav Den,Hellige) یعنی اولاف جو ناروے کا بادشاہ تھا اور جس نے ناروے کو اکٹھا کیا ہے' اسے ہولی اولاف (HOLY Olav) اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے عیسائیت کی خدمت تلوار سے کی ہے اور زبردستی مار کوٹ کر لوگوں کو عیسائی بنایا ہے۔ یہ عجیب قومیں ہیں ان کا دجل اس بات سے ہی خوب ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے اگر دفاع میں بھی جنگ کی ہو تو ساری دنیا میں شور مچا رکھا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ یہ ظالموں کا ٹولہ ہے۔ یہ زبردستی دین بدلنے والا ٹولہ ہے اور عیسائیت کی تاریخ کو جانتے بوجھتے ہوئے نظرانداز کر دیتے ہیں کہ حقیقت میں اگر تلوار کے زور سے کوئی مذہب دنیا میں پھیلا ہے۔ تو وہ عیسائیت ہے۔ ان کے جو بڑے بڑے ہولی (Holy) بادشاہ ہیں' جن کا مقدس اولاف وغیرہ وغیرہ نام لیتے ہیں یہ وہ ہیں جنہوں نے اس غریب قوم کو تلوار کے زور سے عیسائی بنایا اور پھر ان کی اپنی زبان ان پر حرام کر دی۔ آج سے چند سال پہلے تک یعنی ایک دو دھاکے تک یہ اس علاقے میں 'اپنے ملک میں خود اپنی زبان بھی لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ یہ قانون کے خلاف تھا اور ۱۰۳۰ء سے لیکر پچھلے دھاکے تک یا دو دھاکے تک یہی قانون چل رہا تھا کہ لاپ (SAME) قوم سے تعلق رکھنے والا کوئی انسان اپنی زبان نہ پڑھ سکتا ہے نہ لکھ سکتا ہے اور اس طرح زبردستی ان کے مذہب کو تبدیل کیا گیا۔ ان قوموں پر اور بھی طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے لیکن مظالم ڈھانے والے HOLY بن کر ابھرے یعنی مقدس وجود بن کر ابھرے کیونکہ انہوں نے عیسائیت کے نام پر یہ سارے مظالم کئے تھے۔ ان سب باتوں سے صرف نظر کر لیا جاتا ہے اور اسلامی تاریخ میں کہیں ظلم کا کوئی معمولی سا قصہ ان کو دکھائی دے تو اس کو اچھال کر سارے اسلام کا منہ کالا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس یہ بھی ایک دجل ہے جس کے مقابلہ کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔ آج ہم یہاں تھوڑے ہیں۔ آج آپ دیکھیں گے کہ ان کے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام یہاں عمارتوں پر کندہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے کبھی یہ جگہ دریافت کی یا جو بعد میں آئے اور جنہوں نے کچھ کام کئے یا وہ بادشاہ جو اس ملک سے تعلق رکھنے والے تھے یا باہر سے آنے والے تھے وہ کس کس سن میں آئے ان کے نام بھی یہاں کندہ ہیں۔ ان کی تصویریں بھی ہیں۔ مختصراً میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سب سے پہلے اس جگہ یعنی NORTHCAPE کو دریافت کرنے والا ایک انگریز تھا جس کا نام رچرڈ ٹانسلر (RICHARD TANSLER) تھا اس نے ۱۵۵۳ء میں یہ جگہ دریافت کی اس کے ساتھ ۴۸ آدمیوں کا ایک قافلہ تھا۔ ان کے بُت ایک جگہ بنے ہوئے ہیں اور تاریخ لکھی ہوئی ہے کہ کب وہ لوگ آئے کس طرح آئے اور یہیں جہاں ہم اس وقت جمعہ ادا کر رہے ہیں اسی عمارت میں یہ تذکرے محفوظ کر لئے گئے ہیں۔ پہلا سیاح جو اپنے طور یہاں آیا ہے وہ اٹالین تھا۔ اس کا نام فرانسکو نیگری (FRANSISKO NEGARI) تھا۔ یہ ۱۶۶۴ء میں آیا ہے۔ پھر ایک فرانسیسی شہزادہ پرنس لوئی فلپ (PRINCE LUI PHILIP) جو اورلینز (ORLEANS) کا شہزادہ تھا۔ یہ ۱۷۹۵ء میں یہاں آیا۔ پھر ۱۲/ جولائی ۱۸۷۳ء کو ناروے کا بادشاہ پہلی بار یہاں آیا اس کا نام آسکر ثانی (OSCAR,DEN۲) تھا۔ پھر ۱۸۹۰ء میں پہلی بار یہ علاقہ TOURIST سیاحوں کے لئے کھولا گیا ہے اور ۱۹۰۷ء میں سیام کا ایک بادشاہ کنگ چولونگ کلون (KING CHU LONG KLUNG) یہاں آیا اور اس طرح یہ وہ لوگ ہیں جن کی تاریخ یہاں محفوظ کی گئی ہے۔

آسمان پر محفوظ کی جانے والی تاریخ آج ہم بھی ایک تاریخ بنا رہے ہیں۔ اس تاریخ کی زمین والوں کی نظر میں آج کوئی بھی اہمیت نہیں قدر نہیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کچھ تاریخیں ایسی ہیں جو زمین پر نہیں مگر آسمان پر محفوظ کی جاتی ہیں۔ ان تاریخوں میں سے اگر آپ دیکھیں تو بڑے بڑے انبیاء کی تاریخیں ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے ایک تاریخ بنائی اور اس زمانہ میں زمین پر جو چیزیں بھی تاریخ کی صورت میں کندہ ہوئیں ان میں موسیٰؑ کا نام آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ پھر حضرت عیسیٰؑ نے بھی ایک تاریخ بنائی اور اس زمانہ میں زمین کے بادشاہوں نے جو تاریخ اپنی کتابوں میں یا لوحوں پر رقم کی اس تاریخ میں حضرت عیسیٰؑ کا کوئی نام نشان' کوئی ذکر آپ کو نہیں ملے گا۔ پھر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے تمام زمانے کی تاریخ بنائی۔ تمام انسانیت کی تاریخ کا آغاز کیا اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانہ کے بادشاہوں کے لوح و قلم نے اس تاریخ کو بھی بالکل نظرانداز کر دیا لیکن یہ وہ تاریخیں ہیں جو آسمان پر لکھی گئیں اور یاد رکھیں کہ جو تاریخیں آسمان پر لکھی جاتی ہیں وہ ضرور زمین پر اتاری جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ زمین کی تاریخوں پر غلبہ پا جاتی ہیں اور زمین کی تاریخوں کی سیاہیاں مدھم پڑنے لگتی ہیں یہاں تک کہ وہ تاریک اور مبہم ہو کر نظروں سے غائب ہونے لگتی ہیں اور دنیا کی تاریخ پر وہی تاریخ غالب آتی ہے جو آسمان پر لکھی جائے۔ پس دیکھو کہ آج حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کی تاریخ ان تمام فراعنہ مصر کی تاریخ پر غالب آگئی ہے جو اپنے زمانہ کے بڑے بڑے جابر بادشاہ تھے جنہوں نے اتنا بھی ضروری نہ سمجھا کہ اپنے تذکروں میں کہیں موسیٰؑ کا نام ہی لکھ چھوڑیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ دیکھیں۔ آپ کے بعد ۳۴ سال تک عیسائیت کا ذکر تک بھی کسی مورخ کے ہاں نہیں ملتا لیکن جب خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ عیسائیت کی تاریخ جو عیسیٰؑ نے بنائی تھی وہ آسمان سے زمین پر اترے تو وہ اس شان سے اتری کہ تمام دنیا کے تمام براعظموں پر غالب آگئی اور آج عیسائیت کی تاریخ ہی وہ اہم ترین تاریخ ہے جو اس زمانہ سے تعلق رکھتی تھی۔ ایک وہ تاریخ ہے جس کا آغاز حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا اور اس کے متعلق قرآن کریم کا یہ وعدہ ہے کہ (ـ) کہ یہ وہ تاریخ ہے' یہ وہ مذہب ہے جو تمام دنیا پر لازماً غالب آکر رہے گا۔ یہی وہ تاریخ ہے جو باقی رہے گی جسے عزت اور فخر سے یاد کیا جائیگا اور یہی وہ مذہب ہے جس نے تمام دنیا کے مذاہب پر غلبہ پانا ہے۔ کوئی ایک مذہب بھی ایسا نہیں رہے گا جو (دین حق) کے سامنے کوئی حیثیت رکھتا ہو۔

یہ وہ تاریخ ہے جسے ہم از سر نو رقم کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں یہ تاریخ اس دنیا کے تاریخ دانوں کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن آسمان پر لکھی جا رہی ہے۔ پس یہ چھوٹا سا قافلہ جو آج یہاں آیا ہے اس دنیا کی نظر میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی لیکن میں خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ ایک زمانہ آئیگا جب یہ تاریخ آسمان سے زمین پر اترے گی اور ناروے کے لوگ ہی نہیں بلکہ دنیا کی دوسری قومیں بھی فخر سے ان دنوں کو یاد کریں گی کہ جب (خدائی خبر) کو پورا کرتے ہوئے عاجزوں کا ایک چھوٹا سا قافلہ کل یہاں پہنچا اور آج یہاں (ـ) کا نام بلند کر رہا ہے۔ خدائے واحد کا نام بلند کر رہا ہے اور یہ جمعہ یہاں ادا کر رہا ہے۔ پس اصل تاریخ تو وہی ہے جس کا تعلق خدا سے ہو' جو خدا کی باتیں کرنے والی تاریخ ہو دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ آتے ہیں اور نکل جاتے ہیں اور اکثر کے نام تاریخ میں نفرت سے یاد کئے جاتے ہیں مگر جو تاریخ آسمان سے اترا کرتی ہے اس تاریخ کو ہمیشہ محبت سے یاد کیا جاتا ہے۔ پس قرآن کو دیکھیں کہ جب حضرت ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتا ہے یا دوسرے انبیاء کا ذکر کرتا ہے جن کو ان کی قوموں نے تحقیر کی نظر سے دیکھا اور ادنیٰ اور معمولی سمجھ کر ان کو مٹانے اور صفحہ ہستی سے نابود کرنے کی کوشش کی انہی کے نام ہیں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ سلامتی کے ساتھ یاد کئے جائیں گے۔ ان پر سلام ہو گا۔ پہلوں پر بھی اور آخرین پر بھی۔ پس ابراھیمؑ کو جلانے کی کوشش کرنے والے آج کہاں ہیں جن کا دنیا میں کہیں عزت سے نام لیا جاتا ہو۔ اگر لیا جاتا ہے تو لعنتوں کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ ان لعنتوں کے ساتھ جو نسلاً بعد نسلٍ ان کا اتباع کرتی چلی جائیں گی اور ایک ابراھیمؑ ہیں جن کا نام ہمیشہ سلامتی کے ساتھ لیا جاتا ہے ایک موسیٰ علیہ السلام ہیں جن کا نام ہمیشہ سلامتی کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ ایک عیسیٰ علیہ السلام ہیں جن کا نام ہمیشہ سلامتی کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اور سب سے آخر مگر سب سے بالا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن پر ارب ہا ارب انسان نسلاً بعد نسلٍ سلام بھیجتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب آپؐ پر کروڑوں' اربوں' ان گنت سلام نہ بھیجے جا رہے ہوں (ـ)

ناروے کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ

پس ہم ناروے کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر رہے ہیں۔ میں ناروے کی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ کوشش کریں کہ ان علاقوں میں مقامی لوگوں سے رابطے پیدا کریں۔ وہ چھوٹے چھوٹے گاؤں جو یہاں ارد گرد آباد ہیں جو نہ گرمیوں میں یہاں سے جاتے ہیں نہ سردیوں میں۔ وہ روشنی کے وقت بھی یہیں رہتے ہیں اور اندھیروں کے وقت بھی یہیں رہتے ہیں۔ وہی ہیں جو اس زمین کے باشندے اور اس زمین کی اولاد ہیں۔ ان لوگوں میں نفوذ پیدا کریں اور ان سے تعلقات بڑھانے کی کوشش کریں۔ اگر آپ ان میں احمدیت (ـ) کو داخل کر دیں تو میں تمام جماعت عالمگیر کی طرف سے ناروے کی جماعت سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ کو توفیق نہ ہوئی تو ہم نارتھ کیپ کے علاقوں میں (اللہ نے چاہا تو) دنیا کی سب سے پہلی (بیت الذکر) بنائیں گے جو آج کے اس جمعہ کی یاد میں بنائی جائیگی۔ اور نارتھ کے علاقے میں یورپ کے سب سے آخری شمالی علاقے میں بنائی جانے والی پہلی (بیت الذکر) ہوگی۔ (اللہ نے چاہا تو) لیکن پہلی ہوگی آخری نہیں ہوگی اور اس کے بعد (بیوت الذکر) کا ایک سلسلہ شروع ہو گا۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ ناروے کی جماعت اس کوشش کو جلد تر پایہ تکمیل تک پہنچا کر ہمیں اطلاع بھجوائے گی کہ ہم حاضر ہیں آئیے اور یہاں خدائے واحد کی عبادت کے گھر بنائیں اور امید رکھتا ہوں بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ تمام جماعت عالمگیر یورپ کے آخری شمالی علاقے میں خدا کا پہلا گھر بنانے میں (اللہ نے چاہا تو) ناروے کی جماعت کے ساتھ پورا تعاون کریگی۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے نام پیغام

اس ضمن میں اب مَیں آپ کے سامنے جماعت امریکہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ان کی طرف سے مجھے یہ پیغام ملا ہے کہ آج یعنی جمعہ کے روز ان کے ہاں امریکہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے جس کی تاریخیں ۲۵-۲۶-۲۷ جون مقرر کی گئی ہیں۔ اگرچہ یہاں اس وقت اڑھائی بجے ہیں۔ لیکن امریکہ میں ابھی صبح کا وقت ہو گا۔ یہ جمعہ براہ راست تو ٹیلی کاسٹ نہیں کیا جا سکتا لیکن بعد میں (اللہ نے چاہا تو) کسی وقت جب کہ سفر کے دوران جمعہ ٹیلی کاسٹ نہ ہوا (اللہ نے چاہا تو) یہ جمعہ دنیا میں ہر جگہ ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا اس لئے میں براہ راست ٹیلی کاسٹ پیغام کے ذریعہ تو ان تک نہیں پہنچ سکتا لیکن ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ امریکہ سے تعلق رکھنے والا پیغام ٹیلی فون کے ذریعہ ان تک پہنچا دیا جائے گا۔ کیونکہ جب تک وہاں جمعہ شروع ہو گا اس وقت تک ہم (اللہ نے چاہا تو) وہاں یہ پیغام ریکارڈ کروا دیں گے۔

امریکہ کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مسلسل ترقی کر رہی ہے اگرچہ ترقی کی رفتار ابھی سست ہے اور جیسا کہ مجھے امریکہ کی جماعت سے توقع تھی ویسی ترقی کے آثار ابھی پوری طرح ظاہر نہیں ہوئے جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے خدا کے فضل سے گزشتہ چند سالوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس پہلو سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ روحانی ترقی بھی ضرور ہو رہی ہو گی کیونکہ جماعت میں مالی قربانی کا ایک گہرا تعلق جذبہ ایمانی سے ہے۔ کوئی اور وجہ نہیں کہ کوئی انسان اپنی محنت کی کمائی ہوئی دولت کو اس طرح دین کے لئے قربان کرے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں نہ ہو جب تک دین کے ساتھ ایک گہرا تعلق قائم نہ ہو اور خدمت دین کا جذبہ پیدا نہ ہو انسان کی جیب سے اپنی محنت کے کمائے ہوئے پیسے آسانی سے نہیں نکلا کرتے۔ پس یہ ایک پیمانہ ہے لیکن اس پیمانہ کے پیچھے پیچھے اس روح کی تازگی کے آثار بھی تو ظاہر ہونے چاہئیں یعنی ایمانی لحاظ سے 'عبادتوں کے لحاظ سے' خدمت دین اور خدمت خلق کے لحاظ سے امریکہ کی جماعت میں ایک نمایاں ترقی کے آثار دکھائی دینے چاہئیں۔ ان کی ایک دوسری علامت ہے اور وہ یہ ہے کہ جو وجود صحت مند ہو وہ نشوونما ضرور پاتا ہے۔ مالی لحاظ سے قربانی ایک پہلا قدم ہے جس سے خوش آئند مستقبل کی امید پیدا ہوتی ہے لیکن اپنی ذات میں یہ کوئی بڑا مقصد نہیں ہے۔ ایک ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک ذریعہ مہیا کرنے والی بات ہے اصل تو چیز تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت' عبادتوں میں ترقی کرنا' خدمت دین میں آگے بڑھنا اپنے وقت کو قربان کرنا اور اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ نشوونما پانا۔ یہ وہ پہلو ہیں جن میں مَیں سمجھتا ہوں کہ امریکہ ابھی بہت پیچھے ہے۔ امریکہ کی جماعت کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے۔ جو اپنے وقت کی قربانی نہیں دیتی۔ اور جس طرح جماعت احمدیہ کو بڑھنا چاہئے اور نشوونما پانی چاہئے اس کا عشر عشیر بھی ابھی وہاں شروع نہیں ہوا حالانکہ وہاں ایسی قومیں موجود ہیں جن قوموں کی طرف اگر جماعت رخ کرے تو وہ اثر قبول کرنے کے لئے تیار ہیں یعنی ذہنی اور نفسیاتی لحاظ سے احمدیت کو قبول کرنے کی راہ میں ان کے لئے کوئی دشواری نہیں ہے کوئی دقت نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ سفید فام امیر امریکن قوم جو آج دنیا پر غالب ہے اور تمام دنیا کو اپنے تابع سمجھتی ہے۔ زیر نگین بنائے ہوئے ہے ان کا نفسیاتی ماحول ایسا ہے کہ بظاہر مشکل دکھائی دیتا ہے کہ جب تک تکبر کے یہ حالات بدلیں نہیں' جب تک تکبر کا سر نگوں نہ ہو اس وقت تک وہ (احمدیت) کے پیغام کو قبول کرنے کی اہلیت حاصل کر سکیں۔

مظلوم قوموں کی طرف توجہ کریں

لیکن وہاں کثرت کے ساتھ مظلوم بھی تو ہیں۔ کثرت کے ساتھ سیاہ فام قومیں بھی تو ہیں کثرت کے ساتھ باہر سے آئے ہوئے دوسرے ملکوں کے باشندے بھی تو ہیں جو وہاں آباد ہو چکے ہیں اور امریکن بن چکے ہیں اور بد قسمتی کے ساتھ بڑی تیزی اور سرعت کے ساتھ وہ امریکن کلچر سے مرعوب ہوتے چلے جا رہے ہیں اور کلچر کے نام پر جب ان کو امریکہ میں غالب سوسائٹی کے ساتھ مدغم کر لیا جاتا ہے تو اس سے ان کے دین کو شدید نقصان پہنچتا ہے اور اکثر قومیں ایسی ہیں جن کو اب دین کی پرواہ بھی کوئی نہیں رہی۔ وہ امریکہ جا کر اس لئے آباد نہیں ہوئیں کہ انہوں نے کوئی اعلیٰ مقاصد کو سرانجام دینا تھا بڑی تعداد میں ایسے سیاہ فام افریقن ہیں جو آج نہیں بلکہ کئی نسلوں سے بعض سینکڑوں سال سے امریکن بن چکے ہیں لیکن ان کے اوپر تو یہ مصرعہ صادق آتا ہے کہ۔

میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں

ان بیچاروں کو تو اختیار کوئی نہیں تھا۔ ان کو قیدی بنا کر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں امریکہ جبراً بیچا جاتا تھا اور نہایت دردناک حالات میں ان سے غلامی کے کام لئے جاتے تھے میں نے افریقہ کے سفر میں غانا میں وہ غاریں دیکھی ہیں جو قید خانوں کے طور پر استعمال ہوتی تھیں افریقین آزاد باشندوں کو پکڑ کر زبردستی غلام بنا کر ان کے اندر ٹھونسا جاتا تھا۔ بلیک ہول (BLACK HOLE) کا نام آپ نے سنا ہوا ہے کہ ہندوستان میں اتنے آدمیوں کو زبردستی بلیک ہول میں بند کر کے ظالمانہ حالت میں رکھا گیا لیکن وہ بلیک ہول جو میں دیکھ کر آیا ہوں وہ ایسا خوفناک ہے کہ وہاں کے جو تاریخ کے ماہر لوگ تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ بڑی بھاری تعداد میں لوگ سانس کی گھٹن سے اس قید خانہ میں مر جایا کرتے تھے فارغ ہونے کی کوئی جگہ نہیں کھانے کی کوئی فکر نہیں تھی وہ سمجھتے تھے کہ جس طرح مرغیوں کو ڈربے میں دو چار دن بند کر دیا جاتا ہے تو وہ زندہ نکل آتی ہیں اس طرح وہ لوگ جتنے بچیں گے اتنے ہی سہی اور اتنے دردناک حالات ہیں کہ ان جگہوں کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر جن جہازوں پر لاد کر ان کو امریکہ لیجایا جاتا تھا ان جہازوں میں ایک بڑی تعداد فاقوں سے یا بیماریوں سے سسکتی سسکتی مر جایا کرتی تھی اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں تھا چونکہ مفت کی کمائی تھی اس لئے کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اگر ہزار نہیں پہنچیں گے تو دو سو تو پہنچیں گے۔ وہی بڑی نعمت ہو گی وہی ان کے لئے دولت کمانے کا ایک ذریعہ بن جایا کرتا تھا اور یہ کاروبار ایک بہت لمبے عرصہ تک اس زمانے میں ہوا ہے جسے یہ مہذب Civilized زمانہ کہتے ہیں۔ اس زمانہ میں ہوا ہے جسے یہ انسانی تہذیب کے اور انسانی تمدن کے ترقی کا زمانہ کہتے ہیں۔ لاکھوں بلکہ اگر کروڑوں کہا جائے تو بعید نہیں کیونکہ پھر ان غلاموں کے بچے بھی غلام رہے پھر ان کے بچے بھی غلام رہے پس عملاً آخر کار اس تعداد کو اگر کروڑوں شمار کیا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا کروڑوں کی تعداد میں زبردستی غلام بنا کر ظالمانہ کام لئے گئے اور یہ قومیں اسلام پر ہنستی ہیں۔ اسلام کی غلامی کی تعلیم کا تذکرہ کرتی ہیں اور اس کا مذاق اڑاتی ہیں۔ دجل کی عجیب کیفیت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے تمام عالم پر ایک احسان فرمایا ہے جب یہ بتایا کہ دجال کون ہو گا۔ کیسے ظہور کرے گا' کہاں کہاں اس کا اثر پہنچے گا۔ کس طرح اس کو پہچاننا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جو دجال کے فتنے سے اپنی قوم کو ڈرا کر نہ گیا ہو۔ پس یہ وہ فتنے کا زمانہ ہے جس میں ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔ امریکہ کی جماعت کو چاہئے کہ اس تاریخ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان مظلوموں تک پہنچیں جو ان ظالموں کے ظلموں کا نشانہ بنے جنہوں نے عیسائیت کے نام پر دنیا میں حکومتیں قائم کی ہیں۔ آج ہم نے جو بدلہ لینا ہے وہ وہ بدلہ نہیں جو عرفِ عام میں (دین حق) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے یعنی ظلم کا بدلہ ظلم سے لینا۔ ہم نے ظلم کا بدلہ عفو اور اصلاح سے لینا ہے۔ ان قوموں کی طرف رحمت کی توجہ کرنی ہے۔ انہیں انتقام پر نہیں ابھارنا ان قوموں کا انتقام یہی ہے کہ یہ خدا والی قومیں بن جائیں اور آسمان پر ان کے نام لکھے جائیں اور اس تاریخ کا حصہ بن جائیں جو جاودانی تاریخ ہو جایا کرتی ہے۔ ان قوموں کی بقا کا اور کوئی علاج ہمارے پاس نہیں اور نہ سوچا جا سکتا ہے۔ پس ایک ہی علاج ہے۔ ایک ہی احسان ہے جو آپ ان پر کر سکتے ہیں کہ ان کو (احمدیت) میں داخل کریں۔ اگر آج امریکہ کی سیاہ فام قومیں (احمدیت) میں داخل ہوں جو انتقام اور INFERIORITY COMPLEX اور احساس کمتری سے عاری ہوتی ہے (احمدیت) میں احساس کمتری کے لئے کوئی جگہ' کوئی گنجائش باقی نہیں۔ (احمدیت) تو دوسروں کو بلند کرتی ہے احمدیت میں قومی انتقاموں کی کوئی گنجائش نہیں۔ (احمدیت) تو وہ ہے جو قوموں کے ظلم و ستم کی تاریخوں کو یکسر مٹا ڈالتی ہے۔ انسانیت کا ایک نیا آغاز کرتی ہے جس کا آغاز محبت اور بھائی چارے پر ہوتا ہے۔

دیکھو عربوں میں بھی تو کتنی لمبی ظلم و ستم کی داستانیں رائج تھیں۔ ایسی جنگیں تھیں جو دو دو سال تک لڑی گئیں ایسے قبائل تھے جو دوسرے قبیلے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اگر ایک قبیلے کا آدمی غلطی سے دوسرے قبیلے میں چلا جاتا تھا تو وہ لازماً قتل کر دیا جاتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے قدم نے وہ ساری آگ ٹھنڈی کر دی۔ رحمۃ للعالمین کے ایک قدم نے انتقام کے جذبہ کو بڑھا کر نہیں بلکہ انتقام کے جذبے کو مٹا کر' اس آگ کو رحمت کے پانی سے بجھا کر عرب کی کایا پلٹ کے رکھ دی۔ پس یہ وہ تبدیلی ہے جس کی امریکہ کی سیاہ فام قومیں آج محتاج ہیں۔ اس تبدیلی کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اس تبدیلی کے بغیر وہ اپنے کھوئے ہوئے مقام کو حاصل نہیں کر سکتیں۔ پس اہل امریکہ کو آپ نے اگر دنیا میں باقی رکھنا ہے تو ان کے ایک حصہ کو (احمدیت) میں داخل کریں (احمدیت) کی اعلیٰ اقدار ان میں جاری کریں امریکہ کی وہ تمام مظلوم قومیں یا باہر سے آنے والی قومیں جو آئی ہوں یا لائی گئی ہوں' دنیا کمانے کے لیے آئی ہوں یا دنیا کمانے کی خاطر زبردستی لائی گئی ہوں ان سب قوموں کا حل (احمدیت) میں ہے (---) پس امریکہ کی جماعت کے لئے اتنے بڑے وسیع میدان موجود ہیں اور اس کے باوجود وہ خاموش بیٹھے ہیں اور زیادہ سے زیادہ جو خوشخبری ملتی ہے کہ اس سال ہمارے ایک سو احمدی ہو گئے' ڈیڑھ سو احمدی ہو گئے اور ساری جماعت اس پر فخر کرتی ہے۔ اس پہلو سے تو فخر بجا ہے کہ ایک سو کو ہلاکت سے بچا کر ہمیں (احمدیت) کے رحمت کے سائے میں داخل کرنے کی توفیق ملی لیکن جو کام ہے وہ تو بہت بڑا ہے اس کے مقابل یہ گنتی قابل فخر تو نہیں قابل شرم ہونی چاہئے اس لئے حیرت انگیز نئی تبدیلیاں پیدا کریں۔ حیرت انگیز نئے منصوبے بنائیں حیرت انگیز طریق پر کامل اخلاص کے ساتھ اور حکمت کے ساتھ مسلسل محنت کے ساتھ مسلسل نظر رکھتے ہوئے ان منصوبوں پر عمل در آمد کریں تب ہم کہہ سکیں گے کہ امریکہ کے مستقبل کے لئے کوئی نیک آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے ہیں۔ اگر آپ نے یہ کام نہ کئے تو ان کے بغیر آپ کی مالی قربانیاں آپ کو بچا نہیں سکیں گی۔ آپ کی اولادیں آپ کے ہاتھ سے نکل جائیں گی۔ یہ معاشرہ بڑا زہریلا اور بڑا طاقتور معاشرہ ہے جس نے بڑی بڑی قوموں کو اپنے اندر جذب کر کے فنا کر کے رکھ دیا ہے ان کی نہ دنیا رہنے دی ہے نہ ان کا دین رہنے دیا ہے ان کی تاریخیں مٹا ڈالی ہیں۔ پس کلچر اور معاشرے کے نام پر (دین حق) پر جو حملے ہو رہے ہیں اس کے مقابلے کے لئے پوری بیدار مغزی کے ساتھ آنکھیں کھول کر خود تیار ہوں۔ اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں اور تیزی کے ساتھ اپنی تعداد بڑھائیں کیونکہ کلچر کے حملوں کے مقابل پر معمولی تعداد کے لوگوں کے لئے بچنے کے امکانات بہت کم ہوا کرتے ہیں۔ پھیلنے والے بچا کرتے ہیں۔ بڑھنے اور نشوونما پانے والے بچا کرتے ہیں۔ وہ درخت جو کونپلیں نکالتا ہے اس پر خزاں حملہ نہیں کر سکتی جس کی کونپلیں نکلنی بند ہو جائیں وہ خزاں کا شکار ہو جاتا ہے۔ پس حقیقت میں بیماری اندر سے ہے جو باہر سے دکھائی دیتی ہے۔ بہار بھی درختوں کے اندر سے پیدا ہوتی ہے اور خزاں بھی ان کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ پس اپنے اندر بہار پیدا کریں۔ وہ بن جائیں جن کا ذکر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ہے کہ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اک سے ہزار ہوویں بابرگ وبار ہوویں
مولا کے یار ہوویں حق پر نثار ہوویں

ایسے بنیں گے تو آپ بھی زندہ رہیں گے اور امریکہ کی بقا کے لئے بھی آپ سامان پیدا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

اہلِ بوسنیا کی دردناک حالت

پیشتر اس سے کہ میں اس پیغام کو ختم کروں میں مختصراً آپ کو ایک اور قوم کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جس کا ایک معمولی حصہ امریکہ میں پناہ گزین ہوا ہے اور وہ ہمارے مظلوم مسلمان بوسنین بھائی ہیں۔ آج کی عصر حاضر کی تاریخ میں کوئی قوم ایسی نہیں جس پر ایسا ظلم کیا گیا ہو جیسا بوسنین پر ظلم کیا گیا ہے اور جس ظلم میں تمام یونائیٹڈ نیشنز شامل ہو گئی ہیں کیونکہ امریکہ کی غلامی میں آج یونائیٹڈ نیشنز صرف امریکہ کا ایک بیان دینے والا نمائندہ بن چکی ہے اور یونائیٹڈ نیشنز کے فیصلوں کے تابع یہ مسلسل ظلم ہو رہے ہیں جو بوسنینز پر کئے جا رہے ہیں۔ ایک قوم کو صفحہ ہستی سے مٹایا جا رہا ہے اور ان کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ مسلمان ہیں ورنہ یورپ کی کوئی اور قوم اگر بوسنین کی جگہ ہوتی جو عیسائی ہوتی یا دہریہ ہوتی تو ناممکن تھا کہ اس کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا۔ پس جس ظالمانہ طور پر ان کو مٹایا جا رہا ہے جس طرح ان کے مردوں' عورتوں' اور بچوں پر مظالم توڑے جا رہے ہیں اس کی مثال ہٹلر کے زمانہ میں کچھ دکھائی دیتی ہے اس کے علاوہ انسانی تاریخ میں کم دکھائی دے گی۔ قتل عام تو بہت ہوئے ہیں۔ ہلاکو خان نے بھی قتل عام کئے چنگیز خان نے بھی قتل عام کئے اور بھی بہت بڑے بادشاہ تھے جنہوں نے مشرق و مغرب میں قتل عام کئے لیکن جن مظالم کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ قتل عام سے بہت بڑھ کر ہیں۔ مظلوم معصوم عورتوں پر جس قسم کی زیادتیاں کی گئی ہیں۔ معصوم بچوں کو جس طرح آگ میں جلایا گیا ہے یا دیواروں سے سر مار مار کر ان کے پرخچے اڑائے گئے ہیں ایسے ایسے خوفناک اذیت ناک مظالم ہیں کہ ان کا تصور عصر حاضر میں تو درکنار ازمنہ گزشتہ میں بھی ممکن نہیں وہاں بھی کبھی آپ کو ایسے خوفناک مظالم کی تاریخ دکھائی نہیں دے گی۔ شاید کہیں شاذ کے طور پر ایسے واقعات ہوئے ہوں مگر اس متمدن دنیا میں اس مہذب دنیا میں جسے مہذب کہا جاتا ہے' اس دنیا میں جہاں کہا جاتا ہے کہ تہذیب و تمدن اپنے عروج پر ہیں ان سب قوموں کی آنکھوں کے سامنے ایسے دردناک مظالم توڑے جا رہے ہیں جو جانوروں کی دنیا میں بھی دکھائی نہیں دیتے یہ وہ مظلوم قوم ہے جس کے چند افراد آج امریکہ میں بھی آباد ہیں۔ میں تمام جماعت احمدیہ امریکہ کو کہتا ہوں کہ اپنی توجہات میں اولیت اس بات کو دیں کہ اپنے مظلوم بوسنین بھائیوں سے محبت کا سلوک کریں' انہیں اپنائیں انہیں اپنے خاندانوں کا حصہ بنائیں ان کی ہر طرح خدمت کریں۔ ان کے دین کو بھی بچائیں۔ ان کے کلچر کو بچائیں ان کو بتائیں کہ اگر آج تم نے مغربی دنیا کی ظاہری حرص و ہوا سے متاثر ہو کر ویسے ہی رنگ اختیار کر لئے تو پھر دنیا میں بوسنیا کا کوئی نام نشان باقی نہیں رہے گا۔ بسا اوقات ایسا ہوا کرتا ہے کہ ایک ملک کے باشندے زبردستی اپنے وطن سے بے وطن کر دیئے جاتے ہیں اور اس وطن میں ان کا کوئی ایک شخص بھی باقی نہیں رکھا جاتا لیکن اگر ان کے دلوں میں اپنا وطن زندہ رہے' اگر اس وطن کو دوبارہ حاصل کرنے کی تمنا ان کے دلوں میں زندہ رہے وہ ارادے مضبوطی کے ساتھ ان کے دلوں میں جاگزین ہو چکے ہوں تو بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل گزرتی ہے اور دوسری کے بعد تیسری گزر جاتی ہے اور تیسری کے بعد چوتھی نسل گزرتی ہے۔ صدیوں کے بعد صدیاں گزرتی ہیں لیکن وہ قومیں جو یہ فیصلہ کر چکی ہیں کہ ہم نے اپنے وطنوں کو اپنے سینوں میں زندہ رکھنا ہے اور ضرور حاصل کر کے چھوڑنا ہے تو ایسا بھی ہوا ہے کہ بعض دفعہ دو' دو ہزار سال کی مدت گزرنے کے بعد انہوں نے ان وطنوں کو پھر حاصل کیا ہے۔ یہود سے نفرت کی تعلیم تو عام مسلمان دوسرے مسلمانوں کو دیتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ ان کا تعلق رحمتہ للعالمین سے ہے' بھول جاتے ہیں کہ یہود کو اسلام میں داخل کرنا ان کا اولین فریضہ ہے نہ کہ محض نفرت کی تعلیم دینا لیکن ان کی خوبیوں کو نظرانداز کر دیتے ہیں ان کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ فلسطین سے ان کو نکالے ہوئے تقریباً دو ہزار برس گزر گئے یا یوں کہنا چاہئے کہ انیس سو برس گزر چکے تھے لیکن نسلاً بعد نسلٍ انہوں نے ایک دوسرے کو یہی تعلیم دی اور اس یاد کو زندہ رکھا اور یہ پیغام دیا کہ ہمارا وطن ہمارے سینوں میں زندہ رہے گا۔ ہمارا وطن ہمارے دماغوں میں زندہ رہے گا جب تک ہم فلسطین کو اپنی قوم کے لئے دوبارہ حاصل نہیں کر لیں گے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے اس کے لئے مسلسل منصوبے بنائیں گے میں یہ مانتا ہوں کہ ان کے منصوبے عیارانہ تھے ان کے منصوبوں میں مکاری تھی۔ مجھے تسلیم ہے کہ ان کے منصوبوں میں ظلم کا پہلو شامل تھا لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فلسطین کو اپنے سینوں میں زندہ رکھا تو دیکھیں کہ کس طرح ١٩٠٠ سال کے بعد ان کو یہ توفیق ملی کہ وہ پھر اپنے وطن میں دوبارہ چلے گئے پس بوسنین کو یہ بتائیں کہ ہم ١٩٠٠ سال کے لمبے لیکھوں کی بات نہیں کر رہے۔ ہم خدا سے یہ دعا کریں گے اور توقع رکھیں گے کہ ہماری دعاؤں کے طفیل آپ کے ہجرت کے دن کٹ جائیں اور چھوٹے ہو جائیں لیکن آپ کو لازماً یہ عہد کرنا ہو گا کہ وہ بوسنیا جس کی سرزمین آپ کے پاؤں تلے سے نکال دی گئی ہے' جس سے آپ کو بے وطن کر دیا گیا ہے اب آپ کے دلوں میں زندہ رہے گا۔ آپ کے دماغوں میں زندہ رہے گا۔ آپ کے کردار میں زندہ رہے گا اگر ایک بھی ایسا بوسنین باقی ہے جس کے دل اور ذہن اور جس کے کردار میں بوسنیا زندہ ہے تو خدا کی قسم اس ایک کو بھی ہماری دعاؤں سے برکت ملے گی اور بوسنین کے لئے دوبارہ اپنے وطن واپس جانے کے سامان پیدا ہو سکیں گے۔

پس یہ وہ جذبہ ہے جو آپ کو اپنے بوسنین بھائیوں کے دماغ میں پیدا کرنا چاہئے اگر یہ دنیا کے معاشرے کا شکار ہو جائیں اور اگر یہ دنیا کی لذتوں کی پیروی میں مبتلا ہو جائیں تو یہ جذبہ پنپ نہیں سکتا یہ وہ عزم ہے جس کے ساتھ ایک مسلسل تکلیف دہ مشقت کی زندگی برداشت کرنے کے لئے ان کو تیار ہونا ہو گا اور مسلسل ایسے پروگرام ذہن میں رکھنے پڑیں گے کہ جس کے نتیجہ میں بالآخر اس قوم میں اتنی طاقت پیدا ہو کہ وہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اور اس کی تائید کے ساتھ اپنے پورے وطن کو واپس حاصل کر سکیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ امریکہ کی جماعت ان تمام نصیحتوں کو ملحوظ رکھے گی جو میں اس خطبہ میں ان سے کر رہا ہوں اور اس خطبہ کے ذریعہ ان کے ساتھ شامل ہو رہا ہوں ورنہ خالی پیغاموں اور رسمی پیغاموں میں تو کوئی بھی حقیقت نہیں ہوا کرتی ایسے پیغام مانگنا بھی ظلم ہے اور جس سے مانگے جاتے ہیں اس سے بھی زیادتی اور مذاق کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ (امام جماعت) سے غیر سنجیدہ باتیں تصور بھی نہیں کر سکتی۔ جب وہ پیغام مانگتی ہے تو اس ارادے اور یقین کے ساتھ اور عزم کے ساتھ مانگتی ہے کہ آپ جو کچھ کہیں گے ہم آمنا و صدقنا کہیں گے ہم لبیک لبیک کہتے ہوئے آپ کے ہر حرف کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ پس اگر اس جذبہ کے ساتھ یہ پیغام مانگا گیا تھا تو جس جذبے کے ساتھ میں نے آپ کو یہ پیغام دیا ہے اس جذبے کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر عمل کریں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں اس خطبہ کو یہاں ختم کرتا ہوں اور تمام عالمگیر جماعت کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج جماعت احمدیہ کی عظیم سعادتوں میں ایک اور سنگ میل کا اضافہ ہوا ہے۔ خدا کرے کہ اس طرح ہر روز ہر شب جماعت احمدیہ ہر پہلو سے ترقی کرتی چلی جائے اور (دین حق) کے غلبہ کے وہ دن جو آج دور دکھائی دیتے ہیں تمہیں قریب دکھائی دینے لگیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

نیک دل پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو

چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہوتا اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبد القادر صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی اہلیہ صاحبہ جنوری ۱۹۹۳ء سے مسلسل علیل چلی آرہی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمود مجیب اصغر امیر ضلع مظفر گڑھ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے مکرم محمود منیر اکبر صاحب کا ۳ نومبر کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں Liver Abscess کو Drain کرنے کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔

بچے کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایک نادر موقعہ

نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ گورنمنٹ سے منظور شدہ

میں (۵، ۱۰، ۱۵ مرلہ) آسان اقساط پر چند پلاٹس برائے فروخت رہ گئے ہیں۔ پہلے آئیں پہلے پائیں کی بنیاد پر بکنگ جاری ہے

خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں

عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

فون گھر ۲۱۱۳۹۹ دفتر ۲۱۲۳۹۹

روائتی زیورات جدید فیشن کیساتھ

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: حنیف احمد کامران

فون ۔ ۷۵۲۴-۶۴۹

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوالنّاصِر

الرّحیم نیو جیولرز

پہلی منزل بھایانی چیمبرز خورشید مارکیٹ حیدری کراچی۔ فون 664-0231 664-3442

فیکس (92-21) 6643299

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

80

خداوند کریم کی رحمت سے اسی سال سے زیادہ عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے۔ آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلیے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ○ اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی ○ بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون 218534-219065

محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179

نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510584

نزد وال مریکے روڈ چوک قلعہ کارووالا ضلع سیالکوٹ

نزد ٹرکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 506

کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد

جوہر ٹاؤن سکیم فیز ا بالمقابل مسجد چک مرنگ نیو کیمپس روڈ لاہور

ہمارے ہاں آپ کے بچوں کیلئے

- صاف ستھرا ماحول ہے
- قابل اور تجربہ کار اساتذہ ہیں
- تفریح کا معقول انتظام ہے
- حفاظت کی ضمانت ہے
- پڑھائی پر ذاتی توجہ دیتے ہیں

داخلہ جاری ہے

KENT GRAMMER School

1485/C-8 KHALID KARAK ROAD
LAHORE CANTT
Ph. No: 374301

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی ۔/۲۰	نورِ کاجل فی شیشی ۔/۵	نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے فی کورس ۔/۶۲۵	زد جامِ عشق ۳۰ گولی ۔/۳۰۰	اکسیر معدہ ۔/۸ ۔/۱۵ ۔/۳۰	قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے ۔/۱۰	حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے ۔/۱۰	خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۶-نومبر- سردی کا آغاز ہو رہا ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۷ درجے سنٹی گریڈ

○ صدارتی انتخاب کے بارے میں اگرچہ غلام اسحاق خان، بلخ شیر مزاری اور آفتاب شیرپاؤ کی دستبرداری کے بعد پیپلز پارٹی اور جونیجو مسلم لیگ گروپ کے مشترکہ امیدوار سردار فاروق احمد خان لغاری طے پاگئے ہیں لیکن ابھی تک نواب زادہ نصراللہ خان اور اکبر بگٹی کو منانے کی کوششیں جاری ہیں۔ان کے بارے میں اخبارات متضاد خبریں دے رہے ہیں

○ سردار فاروق احمد خان لغاری کے مقابلہ میں مسلم لیگ کے امیدوار کے طور پر اب قائم مقام صدر وسیم سجاد کی نامزدگی مشکوک ہو گئی ہے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ ان کی بجائے سابق سپیکر گوہر ایوب خان کو صدارت کا انتخاب لڑوایا جائے گا۔

○ اکبر بگٹی اور نواب زادہ نصراللہ خان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے بلوچستان میں اکبر بگٹی کی حسب خواہش انتظامات کرنے ہونگے۔ اور نواب زادہ نصراللہ کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین بنایا جائے گا۔ مولانا فضل الرحمان کو بھی اہم جگہ دیئے جانے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ دستبرداری کے عوض بلخ شیر مزاری کو بھی پنجاب کا گورنر بنائے جانے کا امکان ہے۔ تینوں بڑے امیدوار وسیم سجاد، لغاری اور گوہر ایوب دعوتوں اور کھانوں کے ذریعے اپنی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔

○ ائر مارشل محمد اصغر خان کو صدارتی امیدوار کے طور پر مقرر کئے جانے کے بارے میں ان کی پارٹی کی کوششیں جاری ہیں خورشید محمود قصوری نے نواز شریف کے علاوہ محترمہ بے نظیر بھٹو سے بھی ملاقات کی اور دونوں کو یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ اصغر خان ہی دونوں پارٹیوں کے درمیان مساوی اور محترم شخصیت ہو سکتے ہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو کو فوجی حکام نے جواب دیا ہے کہ مرتضیٰ کے معاملات کا فوج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ گرفتاری کرنا اور مقدمہ چلانا حکومت کا اپنا کام ہے۔ اجمل خٹک، مری، مینگل اور اچکزئی کے خلاف مقدمے نہ چلانے کا فیصلہ بھی سیاسی حکومتوں نے کیا تھا۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو سولہ سال کی خود ساختہ جلاوطنی کے بعد جب بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات ڈیڑھ بجے کے بعد کراچی ائرپورٹ پر پہنچے تو ان کو فوری طور پر گرفتار کر لیا گیا اور ان کو جیل لے جایا گیا۔ بعد ازاں بیگم نصرت بھٹو ان سے ملنے کے لئے جیل گئیں۔ ائرپورٹ پر بھی ان کی ملاقات مرتضیٰ بھٹو سے ہوئی۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کے لوگ صدیوں کے بعد ایک بار پھر بھائی اور بہن کے درمیان تخت کے لئے جنگ دیکھیں گے۔ یہ علاقہ اس قسم کی تاریخی جنگوں کا ماضی میں مرکز بنا رہا ہے۔ اب شاید ایک اور ایسی جنگ دیکھنے کو ملے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے مساجد کو تالے لگا دیئے جس کی وجہ سے مسلمانان کشمیر نماز جمعہ ادا نہ کر سکے۔ میرواعظ مولوی عمر فاروق کی رہائش گاہ کو گھیرے میں لے کر انہیں گھر میں قید کر دیا گیا۔

○ درگاہ حضرت بل کے محاصرے کے خلاف ملک بھر میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ جونیجو گروپ کے اتحاد پی ڈی ایف نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ لاہور میں نکلنے والے اس جلوس کی قیادت وزیر اعلیٰ کے پرنسپل ایڈوائزر فیصل صالح حیات نے کی۔

○ بھارتی فوج نے درگاہ حضرت بل کے محاصرہ کے خلاف احتجاج کرنے والے ۵-اور کشمیریوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا- ۹۸- افراد زخمی ہو گئے۔ وادی میں ہڑتال اور درگاہ کے محاصرے کو ۲۲واں روز ہو گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم کی موجودگی میں ہمیں ایف-۱۶ طیارے نہیں مل سکتے۔ ہم اس صورت حال پر غور کر رہے ہیں۔ فضائیہ کے لئے بعض دیگر طیاروں کی خرید کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

○ ٹیکسٹائل انڈسٹری کا بحران شدید تر ہو گیا ہے۔ آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن نے ہفتہ میں دو دن سپننگ ملیں بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو فائنل میچ میں ہرا کر شارجہ کپ جیت لیا ہے۔ پاکستان کے باسط علی نے ۶۷ گیندوں پر سنچری بنائی- ویسٹ انڈیز کے لارا نے ۱۵۲ رنز بنائے اور مین آف دی میچ رہے۔ پاکستان کی طرف سے ٹورنامنٹ میں تین سنچریاں بنانے والے سعید انور کو مین آف دی سیریز کا اعزاز دیا گیا۔

○ صدارتی انتخاب کی قیاس آرائیوں میں افتخار گیلانی کا نام بھی سننے میں آرہا ہے انہیں مشترکہ امیدوار بنائے جانے کی امید ظاہر کی جا رہی ہے۔

○ الجزائر میں مسلمان چھاپہ ماروں نے غیر ملکیوں کو ملک خالی کرنے کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔

○ ایران کے انقلاب کے رہبر آیت اللہ خامنہ ای نے امریکہ کو جابر و قاہر ملک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہے اس سے مذاکرات نہیں کئے جا سکتے۔

قائدین متوجہ ہوں

○ مورخہ ۵ تا ۱۱- نومبر ہفتہ تجدید واعتماد منائیں اور رپورٹ مرکز بھجوائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضرورت ہے

۱- ایک مشین آپریٹر : جو دواسازی کی مشینوں کو چلانے کا تجربہ رکھتا ہو۔
۲- جز وقتی کارکنان جو پیکنگ وغیرہ کر سکتے ہوں
فوری رابطہ کریں : مینیجر خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

ایکسپورٹ کوالٹی
زنانہ و مردانہ
لیدر جیکٹس اور واسکٹ
خان بابا
گولبازار ربوہ
فون ۶۵۸

ہر سائز کے معیاری ڈش انٹینا
ہم مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈش انٹینا تیار کرتے اور احباب جماعت کی خدمت میں مناسب قیمت میں پیش کرتے ہیں۔
مختلف شہروں میں ڈیلرز درکار ہیں
ٹی وی پوائنٹ
کوتوالی روڈ فیصل آباد
فون نمبر ۳۰۸۰۶ فیکس : ۶۱-۱۷۸

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
ڈش انٹینا سائز ۱۲ فٹ
WAZ-SATELLITE SYSTEM
معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر- آواز بالکل صاف۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری
فون: (0437) 2644 3024 3068
رابطہ کیلئے : میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد کارخانہ حاجی پورہ
راولپنڈی : میاں سعید احمد 051/429771 کوکا کولا ایجنسی

ڈش انٹینا میں بھاری گیج کا میٹریل استعمال کرنے کی وجہ سے ہمارے بنے ہوئے ڈش نہایت مضبوط اور بہترین رزلٹ دیتے ہیں
تمام سیٹلائٹ کیلئے موزوں۔
آپ کے جانے پہچانے آزمودہ خدمت گار
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون دفتر ۲۱۱۲۷۴ گھر ۴۸۷

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GPOWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکلنا کیور
IRRECULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606